بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ھٰذَا بَصَآ ئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَ ھُدًی وَّرَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ (جزء۹، رکوع ۱۴)

یہ روشن دلیلیں ہیں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور ہدایت و رحمت ہے مومنوں کے لئے

الحمد للّٰہ منۃ

صحبتِ صادقاں

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؓ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدر آباد، دکن

۱۳۷۷ہجری

www.khalifatullahmehdi.info

صحبتِ صادقاں

مترجم

سب قسم کی تعریف اللہ کے لئیے ہے جو پروردگار تمام عالموں کا ہے اور درود اُس کے رسولؐ پر کہ اُن کا نام محمدؐ ہے اور جو تمام رسولوں کے سردار ہیں اور سلام ہو مہدیؑ پر جو اوّلین اور آخرین کے امام ہیں اور اُن کی آل پر اور نیز تمام انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین پر۔

بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ خدائے تعالیٰ مومنوں کو راہ دکھاتا ہے صادقین کی صحبت کی طرف (جیسا کہ) فرمایا اللہ تعالیٰ کہ اے مومنوں اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو۔ پس صادق یہی لوگ ہیں (جیسا کہ) فرمایا اللہ تعالیٰ۔ خیرات ان ہجرت کرنے والے فقیروں کے لئیے ہے جو اپنے وطن اور مال سے اخراج کئے گئے اور خدا کے فضل اور اس کے رضامندی کے طلب گار رہتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسولؐ کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہی لوگ صادق ہیں۔

پس خدائے تعالیٰ کے اس حکم کی بناء پر تمام مومنوں پر صادقوں کی صحبت فرض ہوئی۔ اور آنحضرتؐ نے بھی فرمایا ہے کہ (حق تعالیٰ کی ذات کی معرفت کے لئے صحبت میں تاثیر ہے)

پس خدا اور رسولؐ کے حکم سے معلوم ہوا کہ صادقوں کی صحبت کے بغیر حق تعالیٰ کی ذات کی معرفت کا علم حاصل نہیں ہوتا اور کسی کو بغیر صحبت کے علم معرفت حاصل ہوتا تو کوئی شاگرد استاد کی دہلیز کا ملازم نہ ہوتا اور کوئی مرید پیر کے آستانہ کا خاکروب نہ ہوتا اور کوئی طالب (مولیٰ) خود کو پیر کے قدموں پر نہ ڈالتا۔ پس بزرگوں کے فرمان سے ثابت ہوا کہ اپنے زمانہ کے صاحب زماں کی دعوت کو پانے کا نام علم ہے جیسا کہ خلفاء راشدین اور اصحاب امیین وارث دین اور صاحب یقین ہوئے ہیں۔ پیغمبروں کی شریعت کی یہ راہ (جو مذکور ہوئی) قیامت تک جاری رہے گی۔ اگر حق تعالیٰ نے کسی کو صحبت کے واسطہ کے بغیر معرفت کا علم عطا کیا جیسا کہ اصحاب کہف اور اویس قرنیؓ اور بعض اولیاء اُمت کو جو مجذوب ہوئے ہیں تو ان کو حق تعالیٰ نے اپنے کلام اِلَّا قَلِیلا (یعنے مگر تھوڑے) فرمایا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اِلَّا قَلِیلا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ (اس سے) مراد مادر زاد عاشق ہیں اور (ان کو امورِ دین میں) بے واسطہ پرورش حاصل ہے۔ یہ جماعت پیغمبروں کی ہے اور بعض (اولیاء اُمت) کی۔ باقی تمام اشخاص کو خاتمین علیہما السلام کی تقلید کرنے اور تفریط و افراط سے (یعنے اوامر و نواہی میں حد سے بڑھنے سے) بچنے کے بغیر ایمان اور ذات حق تعالیٰ کی معرفت کی راہ ہرگز (حاصل) نہیں ہوتی پس تقلید یہ ہے کہ نبیؐ اور خاتم

ولایت محمدی صلعم کے قول اور فعل اور حال یعنے نہیں ہے شریعت مگر تقلید کرنا ہے نبیؐ کے اقوال کی اور نہیں ہے طریقت مگر تقلید کرنا ہے نبیؐ کے افعال کی اور نہیں ہے حقیقت مگر تقلید کرنا ہے نبیؐ کے احوال کی اور نہیں ہے معرفت مگر تقلید کرنا ہے نبیؐ کے علم کی ۔ یہی حال ہے خاتم ولایت محمدیؐ کے قول اور فعل اور حال کا۔ پس مقلد کی نظر اُن کی صحبت کے طفیل سے تقلید پر پڑتی ہے یہاں تک کہ اُن کی تقلید (از روئے قول وفعل وحال مقلد سے) وقوع میں آتی ہے اور تحقیق (کامل) ہوتی ہے کیونکہ ان کی صحبت کے طفیل سے علم شریعت اور عرفان کی باریکیوں میں (اس کو اس قدر مہارت اور آگاہی پیدا ہوتی ہے کہ تقریر میں نہیں آسکتی۔ پس (اس وجہ سے) ہر ایک زمانے میں تمام مومنوں پر ان کی صحبت لازم اور فرض (ثابت) ہوئی چونکہ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اپنے عقیدہ میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص کہ مہدیؑ کو قبول کرلیا ہے اور آپؑ کی صحبت اور ہجرت سے باز رہا ہے اس پر آیت کی رو سے (مہدیؑ نے) منافقی کا حکم فرمایا (قولہ تعالیٰ) جن مومنوں کو معذوری نہیں اور وہ بیٹھ رہے ان لوگوں کے برابر نہیں جو اپنے مال وجان سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مال وجان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں (معذوروں) پر درجہ کے اعتبار سے خدا نے فضیلت دی ہے اور خدا کا وعدۂ نیک تو سب ہی سے ہے اور اللہ نے ثوابِ عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں (غیر معذوروں) پر بڑی برتری دی ہے۔ مدارج ہیں خدا کے یہاں سے اور اس کی بخشش اور مہر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ترک حیاتِ دنیا کی نسبت فرمائے ہیں۔ جو شخص نیک عمل (یعنے ترک حیاتِ دنیا) کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم اس کو حیات پاک عطا کریں گے۔

اور ماسوی اللہ سے پرہیز کرنے کی نسبت (فرمایا) اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص غور کرتا رہے کہ کل (قیامت) کے لئے پہلے سے اس نے کیا بھیجا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ (جو شخص کہ مہدیؑ کو قبول کیا ہے وہ) صادقوں کی صحبت کے بغیر نبیؐ اور مہدیؑ کے دین میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اب واضح ہو کہ خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سردار انبیاء سلطان الانبیاء سید المرسلین خطاب ہے اور اس (خطاب) کے اہل پر خدائے تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا ہے۔ ایسا ہی پیغمبرؐ کے تمام صحابہؓ کو یعنے حضرت ابوبکرؓ کو صدیق اور حضرت عمرؓ کو فاروق اور حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین اور حضرت علیؓ کو اسد اللہ (کا خطاب ہے غرض کہ) ان تمام اُن کے اہل بیت تمام اُمت میں بزرگ ہیں اور اُن کے برابر کوئی شخص نہیں ہے اور بعض اصحابِ قریش ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات (مبارک) قریشی ہے اور یہ سب اشراف ہیں تمام عالم میں بلکہ عالم کے لئے ان کا فیض اور ان کا بہرہ ہے۔ اللہ کی رحمتیں ہوں۔ ان سب پر نیز واضح ہو کہ جو کوئی اہل نبی علیہ السلام اور اہل صحابہؓ سے اپنی ذاتی شرافت اور بزرگی کو دیکھ اور سُن کر صادقوں کی صحبت سے باہر ہوا اور اپنے بزرگان (سلف) کی پیروی کو فراموش کر کے قرآن کی اطاعت سے دور رہا اور اپنی غفلت یا جہالت کے زعم سے اپنی بیوقوفی کو (باوقوفی سمجھ کر) پیش کیا

اور اپنے نفس کی شرارت اور بدبختی ظاہر کر کے بدکاری اور بے دینی میں گرفتار رہا اور ایسی باتیں اختیار کیں کہ جن کے کرنے کے لئے خدا اور رسولؐ کا فرمان نہیں اور بناء اسلام کے وہ احکام جو خدا کے حکم سے پیغمبرؐ کی شریعت میں فرض ہوئے ہیں یعنے نماز ، روزہ، حج ۔زکوٰۃ اور حرام وحلال (اگروہ) ان فرائض سے عمداً انکار کرتا ہے اور حضرت مہدیؑ کی مہدیت کو قبول کرنا (جو) خدا کے حکم سے مصطفےٰ ﷺ کا دین ہے جیسا کہ فرمایا خدائے پاک و برتر نے اے ایمان والو تم میں سے کوئی اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے تو خدا ایسی قوم موجود کرے گا جس کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں اور نیز آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے اس پر یعنے (مہدیؑ پر) ایمان لایا پس اس نے مجھ پر ایمان لایا اور جس نے اس کا یعنے (مہدیؑ کا) انکار کیا پس اس نے مجھے انکار کیا۔پس خدا اور رسولؐ کے اس حکم (مذکور) سے انکار کر کے حضرت مہدیِ موعودؑ کی ذات کی تصدیق نہیں کرتا (تو وہ شخص) اس سبب سے اپنے بزرگوں کی سجادگی اور خلافت کے فیضان سے دور ہوا اور خود کو کافروں کے زمرہ میں داخل کیا۔پس جو شخص کہ پیغمبرؐ اور صحابہؓ پیغمبرؐ کے حال سے ہے اور اس نے اپنی ذاتی شرافت اور بزرگی کو دیکھ اور سنکر ہر وقت اور ہر حال اور ہر زمانے میں کلام اللہ کی اطاعت کے موافق بزرگوں کی پیروی اختیار کی اور ذاتِ حق تعالیٰ کی معرفت اور اس کے دیدار کے لئے دنیا اور دنیا داروں کو ترک کیا اور صدق و دیانت کے ساتھ نیکی اور پرہیز گاری کو پیش کیا اور نفسانی شرارت وشقاوت اور شیطانی فسق و فجور یعنے جن کاموں کی ممانعت خدا اور رسولؐ نے کی ہے ان تمام سے توبہ کی۔اور وہ احکام جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے پیغمبرؐ کی شریعت میں فرض ہوئے ہیں یعنی نماز ۔روزہ۔حج ۔زکوٰۃ اور حرام و حلال ان سب کو سنت و جماعت کے عقائد کے موافق کامل طور پر ادا کیا اور حضرت مہدیِ موعودؑ کی معرفت جملہ اعتقادات سے ہے کیونکہ خدا کا وعدہ اور خدا کا بینہ مہدیِ موعودؑ کا وجود ہے۔(پس اس نے) اس ذات پر مطلقاً اعتقاد رکھ کر نفس الامر میں دل اور جان سے تصدیق (مہدیؑ) کی اور اپنے سر کو ان کی (یعنے نبیؐ اور مہدیؑ کی) دہلیز پر رکھا اور کہا کہ اپنا کام اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں۔اور اس ذات (یعنے مہدیؑ) کی کامل اطاعت کو قبول کیا اور وہ احکام کہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت مہدیؑ نے طریقت میں بیان فرمایا ہے۔ترکِ دنیا۔طلبِ خدا، ہجرت وطن، صحبتِ صادقاں، ذکر کثیر اور عزلت از خلق ان تمام ارکان کو اس طرح کامل طور پر ادا کیا جیسا کہ ان ارکان کے ادا کرنے کا حق حضرت مہدیؑ نے بیان فرمایا ہے۔پس ایسے شخص کی ذات پر خاتمِ نبیؐ خاتمِ ولایتِ محمدیؐ اور اُن کے صحابہؓ کا فیض تمام ہوتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے کلام اور رسولؐ ومہدیؑ (کے فرمان) سے اسی کی ذات پر خلافت اور سجادگی ثابت ہوتی ہے اور (وہی شخص) نبوت اور ولایت شریعت اور حقیقت کے ظاہری اور باطنی میدان میں سرخرو ہوگا۔کیونکہ ابتداء مسلمانی میں خلافت اور سجادگی ان کی ذات (یعنے اہلِ پیغمبرؐ اور اہلِ صحابہؓ پیغمبرؐ) پر قائم ہوئی ہے۔اور نبیؐ ومہدیؑ اور ان کے صحابہؓ کے صدقے سے قیامت تک (خلافت اور سجادگی انہی پر) رہے گی

www.khalifatullahmehdi.info

نیز واضح ہو کہ امام محمدؑ مہدی خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہما وسلم اور اُن کے صحابہ رضی اللہ عنہم تمام عالم پر بزرگی رکھنے والے ہیں اور دونوں عالم پر ان کا فیض اور بہرہ ہے اور جو کچھ پیدا ہوا ہے ولایت محمدیؐ کے واسطے سے پیدا ہوا ہے۔ اور پیغمبرؐ کی ذات کے سوائے دونوں عالم میں آپ کے (یعنے مہدیؑ کے) برابر کوئی نہیں اس لئے کہ دعوت اس کی نبیؐ کی دعوت کے مانند ہے اور حکم اس کا نبیؐ کے حکم کے مانند ہے اور علم وصبر اس کا نبیؐ کے علم وصبر کے مانند ہے اور اس کا توکل نبیؐ کے توکل کے مانند ہے اور اس کا گروہ نبیؐ کے گروہ کے مانند ہے اور اس کی ذات نبیؐ کی ذات کے مانند ہے بہت مشابہ ہے اور نبیؐ ومہدیؑ کی جماعت کا اجماع ان احکام پر متفق ہوا ہے پس ان احکام کی بناء پر معلوم ہوا کہ چونکہ مہدیؑ کی ذات نبیؐ کی ذات ہے۔ مہدیؑ کے اہلِ بیت نبیؐ کے اہلِ بیت ہیں۔ مہدیؑ کے صحابہؓ نبیؐ کے صحابہؓ ہیں۔ صحابہ مہدیؑ کے متعلقین صحابہ نبیؐ کے متعلقین ہیں مہدیؑ کا گروہ نبیؐ کا گروہ ہے اور مہدیؑ کی اتباع کرنے والے نبیؐ کی اتباع کرنے والے ہیں (لہذا) یہ سب آپس میں ایک دوسرے کے برابر اور لازم وملزوم ہیں اور خلافت وسجادگی ان کی ذاتوں پر زیادہ سزاوار ہے۔ پس جو شخص کہ خاتمین اور صحابہ خاتمین علیہما السلام کے اہل سے ہے۔ اگر وہ اپنی شرافت اور اپنی بزرگی کو دیکھ اور سنکر اپنے بزرگوں کی پیروی فراموش کر کے صادقوں کی صحبت سے باہر ہوا اور کلام اللہ کی اطاعت سے دور ہو کر دنیا کی تمکنت وعزت اور ریا ومکاری (کا بوجھ) اپنے سر لیا اور رسم و عادت وبدعت کو اختیار کیا اور وہ احکام جو حضرت مہدیؑ نے فرض گردانے ہیں (مثلاً) ترکِ دنیا۔ طلب خدا۔ ہجرت وطن۔ صحبت صادقاں۔ ذکرِ کثیر۔ اور عزلت خلق اِن سب رُکنوں کو پسِ پشت ڈال کر شرارت وشقاوت اور فسق وفجور (سے کام لیا) اور خدا اور رسولؐ کے فرمان کے خلاف (کاموں کو) ظاہر کیا اور زندگانی کی طلب کا پیشہ اختیار کیا اور دنیا کی طلب ومحبت میں ایسا مستغرق ہوا کہ اپنی تمام عمر کو دنیا کے متاع اور اُس کے مال واسباب کے فراہم کرنے میں صرف کیا۔ پس مہدیؑ نے خدا کے حکم سے فرمایا ہے کہ اس بندہ کی ذات کی قبولیت عمل ہے بے عمل مردود ہے اور دنیا کا طالب کافر ہے اور نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے طالبِ دنیا کے حق میں عقیدہ میں تحریر فرمایا ہے قولہ تعالیٰ جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جس قدر چاہتے ہیں اس میں (یعنے دنیا میں) اس کو شتاب دیتے ہیں اور پھر ہم نے اس کے لئے دوزخ ٹھیرا رکھی ہے۔ جسمیں وہ برے حالوں راندہ (درگاہِ خدا) ہو کر داخل ہوگا اور نیز مہدیؑ کی منقولات میں تمام صحابہؓ نے طالب دنیا کے حق میں جو آیتیں بیان فرمائی ہیں۔ یہ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ زینت دی گئی ہے لوگوں کے لئے شہوات کی محبت یعنے عورتوں اور فرزندوں کی اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانوں کی۔ پلے ہوئے گھوڑوں اور چار پایوں کی اور زراعت کی یہ چیزیں جو بیان کی گئی ہیں۔ متاع حیات دنیا ہیں اور اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ۔

نیز فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو شخص کہ چاہتا ہے دنیا کو اور اس کی زینت کو ہم ان کے اعمال کا بدلہ دنیا میں ان کو پورا پورا

www.khalifatullahmehdi.info

دیتے ہیں اور وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہتے یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور جو کچھ اعمال ان لوگوں نے دنیا میں کئے (آخرت میں) سب رائے گاں ہوئے اور بے کار ہوا جو کمائے تھے نیز طالب دنیا کے حق میں قرآن کی بہت سی آیتیں بیان فرمائی ہیں۔زہے طالبِ دنیا زہے طالب خدا پس اس (دنیا کے) کاروبار سے خدا اور رسولؐ و مہدیؑ اور ان کے صحابہؓ کی خوشنودی کیسے ہوسکتی ہے۔اس سبب سے (یعنی بسبب دنیا طلبی) اپنے بزرگوں کی خلافت اور سجادگی سے وہ شخص (اپنی شرافت) اور اپنی بزرگی کو دیکھ اور سنکر اپنے بزرگوں کی پیروی فراموش کر کے صادقوں کی صحبت سے (باز رہا) باہر ہوا کیونکہ یہ ہر دو (یعنے دین و دنیا) آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں جو ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔پس جس شخص نے کہ اپنی شرافت اور اپنی بزرگی کو دیکھ اور سُن کر کلام اللہ کی اطاعت کے ساتھ اپنے بزرگوں کی پیروی اختیار کی اور صادقوں کی صحبت جو خدا کے حکم سے فرض ہوئی ہے۔اس بارگراں کو برداشت کر کے شقاوت و شرارت اور فسق و فجور اور ان امور سے جو خلاف فرمان رسول و مہدی علیہما السلام ظہور میں آئے۔ان سب سے توبہ کی اور مہدیؑ کی تصدیق کو عشق بازی اور جانبازی سمجھ کر ذاتِ حق تعالیٰ کی معرفت اور دیدار کے لئے جان اور تن اور مال اور اہل و عیال کو اس ذات (یعنے مہدیؑ) پر فدا کیا اور اپنے (عجز و نیاز کے) سر کو نبیؐ اور مہدیؑ کے آستانۂ (مبارک) پر رکھا۔اور خدا کے حکم سے مہدیؑ نے جو کچھ فرمایا ہے (یعنے) ترکِ دنیا۔طلب خدا ہجرت وطن صحبت صادقاں۔ذکر کثیر اور عزلتِ خلق۔ان تمام ارکان کو خدا کے دیدار کے لئے صدق و دیانت کے ساتھ کامل طور پر ادا کیا اور مہدیؑ کے حدود (بینہ) کے موافق اپنی تمام عمر اس کاروبار (صحبت و عشق و جانبازی و عشق بازی میں صرف کیا۔پس ان کی (یعنے اوصاف بالا کے ساتھ) زندگی بسر کرنے والوں کی) ذات پر خاتم نبیؐ اور خاتم ولایت محمدیؐ اور ان کے صحابہؓ کی سجادگی اور خلافت کا فیض ثابت ہوگا اور نبوت و ولایت اور شریعت و حقیقت کے ظاہری و باطنی میدان میں وہی سرخرو ہوں گے۔پس جو شخص کہ اُن کی صحبت میں رہا وہ بھی اسی طرح صاحب ارشاد ہوگا (یعنے اس میں بھی عشق بازی و جانبازی کی صفت پیدا ہوگی نہ کہ دنیا سازی و مکاری) اس واسطے کہ صادقوں کی صحبت کی برکت سے انہی کی ذات کے (سجادگی اور خلافت کے اہل ہونے کے) گواہ کلام اللہ خاتم نبیؐ اور خاتم ولایتِ محمدیؐ ہوں گے۔کیونکہ صادقوں کی صحبت کے بغیر حق تعالیٰ کے دین کی معرفت اور استعداد (پیدا) نہیں ہوتی اور حق تعالیٰ کے صفات اور ذات کا دیدار حاصل نہیں ہوسکتا۔اور صحبت صادقاں کے اسی ایک فرض میں حق تعالیٰ کے تمام فرائض جمع ہیں اور جو شخص کہ صحبت صادقاں کے ایک فرض کو صدق و دیانت اور اخلاص کے ساتھ ادا کرتا ہے اسی کی ذات سے حق تعالیٰ کے تمام فرائض ادا ہوتے ہیں اور اگر کوئی شخص صحبت صادقاں کے ایک فرض سے باز رہا تو (درحقیقت) حق تعالیٰ کے تمام فرائض سے باز رہا کیونکہ اپنے دعوے کو خاتم النبی اور خاتم ولایت محمدیؐ نے بزمانۂ حج حرم کعبہ میں خدا کے حکم سے ممبر پر جلوہ افروز ہو کے خاص و عام پر پیش

www.khalifatullahmehdi.info

کیا اور بآوازِ بلند اس نداء کے ساتھ اظہار فرمایا کہ جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اور نیز فرمایا جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے اور نیز فرمایا کہ جس نے میری اتباع کی وہ مومن ہے پس ان ہر دو خاتمین علیہما السلام نے تین بار تکرار کے ساتھ (دعویٰ) فرمایا ہے پس جن مومنوں کی روح کہ روز میثاق یعنے روزِ ازل میں فرمان باری تعالیٰ الست بربکم (یعنے کیا نہیں ہوں میں تمہارا رب) کے جواب میں قالُوا بلیٰ کہا (یعنے جنہوں نے ازل میں ایمان لایا) پس انہیں مومنوں نے دنیا میں خدا کے حکم کو قبول کیا اور (خاتمینؑ پر) ایمان لایا اور ان کی بیعت کی اور ان کی تقلید کو اختیار کیا۔ پس جو شخص کہ ان کی صحبت میں رہا وہ بھی صادق ہوا اور خود کو صادقوں کی جماعت میں داخل کیا کیوں کہ ان دونوں خاتمینؑ ہی کی اتباع پر تمام پیغمبروں کی اتباع موقوف ہے جو شخص کہ اس باب میں معمولی بھی سمجھ رکھتا ہو اس پر یہ بات (یعنے اتباع خاتمینؑ کی شان) مخفی نہیں (حاصل کلام) تمام پسندیدہ لوگوں پر ان کی اتباع قیامت تک فرض اور لازم ہے۔ جو شخص کہ ان کی اتباع سے باہر ہوا اور سرکشی کیا وہ مومنوں کی راہ سے دور ہوا جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا ہے۔ جو شخص کہ اُس کو ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسولؐ سے جھگڑا کرے گا اور غیر سبیل المومنین کی پیروی کرے گا تو والی بنائیں گے ہم اس کو اس چیز کا جس کا کہ وہ والی ہوا اور ہم اس کو جہنم میں جلائیں گے اور جہنم برا ٹھکانا ہے مگر اس زمانے میں اکثر لوگ ان احکام (الٰہی) سے بے خبر ہیں جب مہتر عیسیٰؑ کا ظہور ہوگا تو (ان کی بے خبری کا حال) ظاہر ہوگا۔ نقل ہے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (آتش عشق میں) جلے ہوؤں کی میراث (آتش عشق میں) جلے ہوؤں کو پہنچتی ہے اس میں سوختگوں کو (عاشقانِ خدا کو) کوئی کلام گفتگو نہیں۔ خود کو بے گناہ دیکھنے سے زیادہ بُری کوئی ناپا کی نہیں وہی لوگ ہمیشہ اپنی زندگی سے شرمندگی رکھتے ہیں کہ جنہیں معرفت بندگی حاصل ہے اے بار خدا میں نے تیری توفیق کو رفیق بنایا ہے۔ نیز مقصود ثانی واضح ہو کہ۔ مہدیِ موعود علیہ السلام کا وجود جملہ اعتقادات سے ہے اور جو شخص کہ اس ذات کا معتقد نہ ہو اس کا (ہر ایک) عقیدہ باطل ہے اور جس نے اس کی ذات کا معتقد ہو کر دل و جان سے تصدیق کی ہو (وہی) مومن مخلص ہے۔ پس نبیؐ اور صحابۂ نبیؐ کے اہل سے جنہوں نے حضرت میراں علیہ السلام کے حضور میں تصدیق کی صحابہؓ ہوئے اور جنہوں نے صحابہؓ کے حضور میں تصدیق کی تابعین ہوئے اور جنہوں نے تابعین کے حضور میں تصدیق کی تبع تابعین ہوئے اور جنہوں نے تبع تابعین کے حضور میں تصدیق کی وہ سب اس آیت کے مصداق بنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پس قریب میں خدا ایسے لوگوں کو موجود کردے گا۔ جن کو وہ دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو دوست رکھتے ہیں اس جماعت کے سب بزرگانِ دین ایک درجہ کے ہوے ہیں جو شخص کہ (زمانہ خاتم) ولایت سے قریب ہے وہ ان سے (یعنے متاخرین سے) بزرگ ہے۔ پس نبیؐ و صحابہؓ کے اہل سے جوار باب کہ تابعین و تبع تابعینؒ کے حضور میں ایمان و تصدیق سے مشرف ہوئے (اگر) ان کو کوئی شخص نو مسلم کہتا ہے تو وہ اہلِ نبیؐ و اہلِ صحابۂ نبیؐ و تابعین مہدیؑ و تبع تابعین

مہدیؑ کے ساتھ بڑی بے ادبی کرتا ہے اور یہ (یعنے نومسلم کہنا) از قسم گالی ہے۔اور اگر کوئی شخص اہلِ نبیؐ و تابعین مہدیؑ و تبع تابعین مہدی علیہ السلام کو گالی دیتا ہے تو اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے اور ظلم رکھتا ہے ایک چیز کا اس کے غیر مقام پر پس معلوم ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کی شریعت میں نومسلم کم درجہ کے لوگوں کو کہتے ہیں۔چنانچہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ کے مکتوب میں مذکور ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ مجھے لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰه کہیں۔لیکن جب انہوں نے کلمہ پڑھ لیا تو ان کا خون اور مال مجھ سے محفوظ رہا اور ان کا کام خدا کے حوالے ہوا۔پس اس حدیث شریف کو بنظر انصاف دیکھو۔مسلمانوں کے اسلامی دبدبہ کی وجہ کافروں کی جماعت سے اگر کوئی برہمن یا بقال یا کایستھ یا راجپوت یا کنٹرا یا تلنگا یا مرہٹا یا کوئی مردار خوار یا دھیڑ یا چمار (غرضیکہ) ان میں سے جو شخص کہ خدا کی توحید پیغمبروں کی رسالت فرشتوں اور کتب (ربانی) یعنے خدائے تعالیٰ کے ان تینوں وعدوں کو قبول کیا اور سنتِ ابراہیمؑ میں شامل اور دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو ایسوں پر نومسلم کا اطلاق آتا ہے اور اگر کوئی شخص پیغمبرؐ کی شریعت کا کچھ علم رکھتا ہو تو ایسے اشخاص کی تمثیل نبیؐ وصحابۂ نبیؐ کے اہل اور تابعین و تبع تابعین مہدیؑ سے جو شخص دیتا ہے بڑی خطا کرتا ہے واضح ہو کہ اس نے یہ بات (یعنی تمثیل دینی) کس مرشد سے سنی اور کس کتاب میں دیکھی اور کس رسالہ میں پڑھی ہے معلوم نہ ہوا۔

اس زمانے میں اپنے ہاتھ اور قلم و وہم سے ہوشیار رہو (کیونکہ محررین) اپنی سمجھ (کے زور) سے عارف کو زیرک لکھ رہے ہیں۔

والدُّعاء

تمت